حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے پروفیسر صاحبؒ کی تدفین کے بعد قبر پر سوگوار مجمع سے خطاب کرتے ہوئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا

حقیقت میں پروفیسر صاحب بہت بڑے محقق، دانشور، علامہ بلکہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ آپ کی خدمات بہت زیادہ ہیں علمی میدان میں آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ نظم ونثر پر یکساں طور پر حاوی تھے۔ بالخصوص پشتو زبان اور پختونوں کی آپ نے بہت زیادہ خدمت کی ہے۔ چند سال بیشتر جب ہم حضرت شیخ الحدیثؒ پر ''الحق'' کا خصوصی شمارہ شائع کررہے تھے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ اکوڑہ خٹک اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے مولد ومدفن کے حوالے سے تاریخ لکھیں، چنانچہ انہوں نے بغیر حیل وحجت کے ایک مفصل تاریخ لکھی اور بعد میں اس میں کچھ مزید اضافہ جات کرکے مستقل کتابی شکل میں شائع کیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ کے ساتھ آپ کو عشق تھا۔ جب پروفیسر صاحب پر پہلی بار مرض کا شدید حملہ ہوا ہم ان کی عیادت کے لئے ہسپتال گئے تو اسی حالت میں آپ نے کہا کہ مولانا! میری اب صرف دو حسرتیں ہیں، وہ پوری ہوجائیں تب مجھے موت آجائے۔ ایک سیرت النبیؐ پر میں نے کتاب شروع کی ہے وہ مکمل ہوجائے اور دوسری حضرت شیخ الحدیثؒ پر سوانح عمری۔ الحمدللہ آپ کی دعائیں قبول ہوئیں۔ سیرت النبیؐ پر تو کتاب چھپ کر آگئی ہے البتہ حضرت شیخ الحدیثؒ پر کتاب آپ نے مکمل کرنے پر میرے حوالے کردی تھی لیکن کچھ ایسے حالات پیش آئے جس کی وجہ سے اس کی اشاعت آپ کی زندگی میں مکمل نہ ہوسکی جس کا ہمیں ازحد افسوس ہے۔ آپ دین کے سچے خادم تھے۔ اب یہی خدمات اور دین کے ساتھ والہانہ وابستگی آپ کے کام آئے گی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کے فیوضات سے دنیا کو مالا مال فرمائے۔ امین

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنیؒ کی رحلت

موجودہ سال کو اگر عام الحزن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس سال بڑے بڑے حادثات کا امت مسلمہ کو سامنا ہے۔ ہر روز ایک نئی افتاد، امتحان اور افسوسناک خبروں کے ساتھ واسطہ ہے۔ آج ہی معلوم ہوا کہ حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحبؒ بھی رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرتؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اللہ نے انہیں بہت علم اور بڑا قلم دیا تھا۔ عمر بھر علم وعمل تصنیف وتالیف اور زہد وتقویٰ میں مصروف رہے اور زندگی کا بڑا حصہ مدینہ منورہ میں بسر کیا۔ یہی ان کی زندگی کی بڑی خواہش تھی کہ اسی شہر مقدس میں موت آئے سو اللہ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کردی اور اب شہر حبیبؐ مدینہ منورہ میں محوِ استراحت ہیں۔ سبحان اللہ زندگی بھی لائق تحسین اور موت بھی قابل رشک۔

ع　اسی کو موت کہتے ہیں تو یارب بار بار آئے۔　　حضرتؒ کے علمی مضامین ''الحق'' اور دوسرے مجلات میں برسوں شائع ہوتے رہے ہیں۔ وہ اپنے بہترین مشوروں اور دعاؤں پر مشتمل خطوط سے حضرت والد صاحب مدظلہ کو نوازتے رہے۔ ادارہ ان کے پسماندگان سے تعزیت کرتا ہے اور رفع درجات کیلئے دعا گو ہے۔